بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# نظرات

پچھلے دنوں مختلف مقامات پر جو فسادات ہوئے ہیں وہ ہر اس شخص کے نزدیک حد درجہ لائقِ مذمت ہیں جس میں انسانیت اور شرافت کی ذرا سی حس بھی موجود ہے۔ آزادی کے بارہ برس بعد بھی اس طرح کے سنگین اور افسوسناک واقعات کا پیش آنا اس خیال کی تردید کرتا ہے کہ ملک میں فرقہ پرستی کم ہو گئی ہے اور اب مسلمانوں کے لئے اس ملک میں عزت و خود داری کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی راہ ہموار ہو گئی ہے۔ ان فسادات کا سب سے زیادہ المناک اور تشویش انگیز پہلو یہ ہے کہ پولیس اور حکومت کے کارندے جن کا فرضِ منصبی ہی امن و اماں کا قائم رکھنا ہے انھوں نے نہ صرف یہ کہ اپنے فرضِ منصبی کے ادا کرنے میں مجرمانہ غفلت و کوتاہی برتی ہے بلکہ خود ایک فریق بن کر مسلمانوں پر ظلم و ستم کیا ہے۔ فطرت کا قانون ہے کہ جو شخص یا جو جماعت کسی پر ظلم و زیادتی کرتی ہے وہ کسی دوسرے پر نہیں بلکہ درحقیقت خود اپنے اوپر ظلم کرتی ہے اس لئے یہ یقینی ہے کہ مسلمانوں کا انجام خواہ کچھ بھی ہو۔ لیکن اگر حکومت اور اس کے کارندوں کی قانون شکنی و جرم کوشی کا عالم یہی رہا تو کوئی دن جاتا ہے جب کہ یہ حکومت خود دنیا کے لئے ایک عبرت بن کر رہ جائے گی اس لئے ہم حکومت سے صرف یہی کہہ سکتے ہیں کہ

تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

---

فسادات کی آئندہ روک تھام کے لئے بعض حضرات نے کنونشن کی تجویز کی ہے اور خود جمعیۃ علمائے ہند نے بھی اپنی مجلس عاملہ کے گذشتہ جلسہ میں مختلف فرقوں اور طبقوں کے ایک کنونشن بلانے کی تجویز پاس کی ہے لیکن کنونشن پہلے بھی کئی ہو چکے ہیں ان سے ہی مسلمانوں کے درد کا کون سا مداوا ہوا ہے جو اب اس نئے کنونشن سے ہو جائے گا۔ اصل یہ ہے کہ جب تک مسلمانوں میں صحیح اسلامی سیرت و کردار اور خدا شناسی کے